سوال

عورت نے ایک مرد سے شادی کی اور اس کا ایک بیٹا پیدا ہوا اس کے ساتھ اس نے کسی دوسرے بچے کو دودھ پلایا اور دو برس کے دوران ایک بار سے زیادہ ایسا ہوا، پھر اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی اور اس نے کسی دوسرے مرد سے شادی کر لی اور اس سے اس کے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں، اور اس کے پہلے خاوند نے بھی کسی اور عورت سے شادی کر لی اور اس سے بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں سوال یہ ہے : جب یہ رضاعت صحیح ہو تو اس رضاعی بچے کے رضاعی بھائی کون ہونگے اس عورت کی دوسرے خاوند سے اولاد یا کہ اس شخص کی دوسری بیوی سے جو اولاد ہے ؟ دوسرا سوال : دودھ پلانے والی عورت کے صرف والد کی جانب سے بہن اور بھائی ہیں، کیا یہ اس رضاعت سے رضاعی ماموں اور خالہ شمار ہونگے ؟ اس طرح وہ بچہ ان سے سلام لے سکتا ہے اور ان سے مصافحہ کر سکتا ہے اور ان سے مل سکتا ہے ؟ اس دودھ پلانے والی عورت کی ماں ہے کیا یہ اس کی رضاعی نانی بن جائیگی، اور کیا اس کے لیے اس سے مصافحہ اور سلام کرنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

جب بچہ یا بچی کسی عورت کا دودھ چھڑانے کی عمر سے قبل پانچ رضاعت دودھ پی لے تو وہ اس کا رضاعی بیٹا بن جائیگا اور اس کا خاوند جس کی وطئ کی وجہ سے یہ دودھ آیا تھا وہ اس کا رضاعی باپ بن جائیگا، اس میں مشہور آئمہ کا اتفاق ہے

اور جب مرد اس بچے کا رضاعی باپ بن گیا تو اس کی ساری اولاد اس بچے کے بہن بھائی ہوئے، چاہے وہ اولاد اس بچے کی رضاعت سے قبل پیدا ہوئے ہوں یا اس کی رضاعت کے بعد اور چاہے وہ دودھ پلانے والے بیوی سے ہوں یا اس کے علاوہ کسی دوسری بیوی سے

اسی طرح وہ عورت بچے کی رضاعی ماں بن گئی اور اس کی ساری اولاد اس کے رضاعی بہن بھائی ہوئے، چاہے وہ رضاعت سے قبل پیدا ہوئے یا بعد میں، اور چاہے وہ اس خاوند سے نکاح کے وقت ہوئے جس کا وہ دودھ تھا یا اس کے علاوہ کسی دوسرے سے شادی کے بعد

اس سے آپ یہ جان سکتی ہیں کہ عورت کی دوسرے خاوند سے پیدا ہونے والی اولاد، اور اس کے پہلے خاوند کی دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی اولاد یہ سب اس بچے کے رضاعی بہن بھائی ہیں

دوم :

دودھ پلانے والی عورت کی بہنیں اور بھائی دودھ پینے والے بچے کی رضاعی خالہ اور ماموں شمار ہونگے، چاہے وہ دودھ پلانے والی عورت کے سگے بہن بھائی ہوں یا صرف باپ کی جانب سے یا صرف ماں کی جانب سے

سوم :

دودھ پلانے والی عورت کی ماں بچے کی رضاعی نانی بن جائیگی

رضاعی بہن بھائی اور خالہ اور ماموں اور نانی کے لیے اس بچے سے ملنے اور اس سے مصافحہ کرنے اور اس کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب مرد اور عورت دودھ پینے والے بچے کے رضاعی والدین ہوئے تو ان دونوں کی ساری اولاد اس کے رضاعی بہن بھائی ہوئے چاہے وہ صرف باپ سے ہوں یا صرف ماں سے، یا دونوں سے، یا ان دونوں کی رضاعی اولاد ہو، تو وہ بھی اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی بن جائینگے

حتی کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں تو ایک بیوی نے اس بچے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک بچی کو تو وہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی ہونگے، اور ان میں سے کسی کے لیے دوسرے سے شادی کرنا جائز نہیں، اس میں آئمہ اربعہ اور جمہور مسلمان علماء کا اتفاق ہے

یہ مسئلہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا :

"جفتی ایک ہے، یعنی ان عورتوں سے وطئ کرنے والا ایک شخص ہے جس کی بنا پر دودھ آیا ہے "

مسلمانوں کے اس اتفاق میں کوئی فرق نہیں کہ جن بچوں نے بچے کے ساتھ دودھ پیا ہے اور جو اس رضاعت سے قبل یا بعد پیدا ہوئے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں اس میں مسلمانوں کا اتفاق ہے

جب ایسا ہی ہے تو پھر عورت کے سب قریبی رشتہ دار دودھ پینے والے بچے کے رضاعی رشتہ دار ہونگے، اس عورت کی اولاد اس کے بھائی، اور اس عورت کی اولاد کی اولاد اس کے بھائی کی اولاد ہوگی، اور عورت کے ماں باپ اس کے دادے نانے، اور اس عورت کے بہن اور بھائی اس بچے کے ماموں اور خالہ، یہ سب اس پر حرام ہونگے "انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (32/34).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

113110